Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

فون ۹۴۴ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ **الفضل** ربوہ — یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily **ALFAZL** RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۲۶ ذوالحجہ ۱۳۹۷ھ ؛ ۸ فتح ۱۳۵۶ش ؛ ۸ دسمبر ۱۹۷۷ء | نمبر ۲۷۵

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کی اطاعت اور معرفت حاصل کرنیوالے لوگ تین درجوں میں منقسم ہیں

(۱) جو محض اجمالی علم رکھتے ہیں (۲) جو اس کے احسانات کا مشاہدہ کر لیتے ہیں (۳) جو خدا سے ذاتی محبت رکھتے ہیں

"خدا تعالیٰ کی اطاعت کرنے والے درحقیقت تین قسم پر منقسم ہیں اوّل وہ لوگ جو بباعث محجوبیت اور رویت اسباب کے احسانِ الٰہی کا اچھی طرح ملاحظہ نہیں کرتے اور نہ وہ جوش ان میں پیدا ہوتا ہے جو احسان کی عظمتوں پر نظر ڈال کر پیدا ہؤا کرتا ہے اور نہ وہ محبت ان میں حرکت کرتی ہے جو محسن کی عنایاتِ عظیمہ کا تصوّر کر کے جنبش میں آیا کرتی ہے بلکہ صرف ایک اجمالی نظر سے خدا تعالیٰ کے حقوق خالقیت وغیرہ کو تسلیم کر لیتے ہیں اور احسانِ الٰہی کی ان تفصیلات کو جن پر ایک باریک نظر ڈالنا اس حقیقی محسن کو نظر کے سامنے لے آتا ہے ہرگز مشاہدہ نہیں کرتے کیونکہ اسباب پرستی کا گرد و غبار مسببِ حقیقی کا پورا چہرہ دیکھنے سے روک دیتا ہے ..... اس سے بڑھ کر ایک اور مرتبہ انسان کی معرفت کا ہے اور وہ یہ ہے کہ ..... انسان کی نظر رویت اسباب سے بالکل پاک اور منزّہ ہو کر خدا تعالیٰ کے فضل اور احسان کے ہاتھ کو دیکھ لیتی ہے اس مرتبہ کا انسان اسباب کے حجابوں سے بالکل باہر آجاتا ہے ..... یہ رویت اس قسم کی صاف اور یقینی ہوتی ہے کہ وہ اپنے محسن کی عبادت کرنے کے وقت اس کو غائب نہیں سمجھتا بلکہ یقیناً اس کو حاضر خیال کر کے اس کی عبادت کرتا ہے اسی عبادت کا نام قرآن شریف میں احسان ہے ..... اس درجہ کے بعد ایک اور درجہ ہے جس کا نام ایتاء ذی القربیٰ ہے اور تفصیل اس کی یہ ہے کہ جب انسان ایک مدت تک احساناتِ الٰہی بلا شرکت اسباب دیکھتا ہے اور اس کو حاضر اور بلا واسطہ محسن سمجھ کر اس کی عبادت کرتا رہتا ہے تو اس تصوّر اور تخیّل کا آخری نتیجہ یہ ہوگا کہ ایک ذاتی محبت اس کو جنابِ الٰہی کی نسبت پیدا ہو جائیگی ..... وہ صرف احسانات کے تصوّر سے اس کی عبادت نہیں کرتا بلکہ اس کی ذاتی محبت اس کے دل میں بیٹھ جاتی ہے جیسا کہ بچہ کو ایک ذاتی محبت اپنی ماں سے ہوتی ہے پس اس مرتبہ پر وہ عبادت کے وقت صرف خدا تعالیٰ کو دیکھتا ہی نہیں بلکہ دیکھ کر سچے عشّاق کی طرح لذّت بھی اُٹھاتا ہے اور تمام اغراضِ نفسانی معدوم ہو کر ذاتی محبت اس کے اندر پیدا ہو جاتی ہے یہ وہ مرتبہ ہے جس کو خدا تعالیٰ نے لفظ ایتاء ذی القربیٰ سے تعبیر کیا ہے۔" (نور القرآن نمبر ۲ صفحہ ۶۶)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۸ ر فتح ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

ابھی فلو کا اثر باقی ہے

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

امراء اضلاع کی توجہ کے لئے

ضلعی امراء جماعت ہائے احمدیہ کی یاددہانی کے لئے گذارش ہے کہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے وعدوں کی ادائیگیوں کا چوتھا مرحلہ ختم ہونے میں قریباً تین ماہ باقی رہ گئے ہیں آپ اپنی مساعی کو مزید تیز تر کر دیجئے تاکہ وقت کے اندر مقررہ حد تک ضرور وصول ہو جائے اور ایک بھی فرد بقایا دار نہ رہے جزاکم اللہ خیراً۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ضرورت اساتذہ

مجلس نصرت جہاں کو چند فزکس اور ریاضی کے مضامین میں ایم، ایس سی اساتذہ کی ضرورت ہے بی۔ ایڈ اور تعلیمی تجربہ رکھنے والے اساتذہ کو ترجیح دی جائے گی۔ سلسلہ کی خدمت کا شوق رکھنے والے نوجوان اپنی درخواستیں دو عدد چھوٹے فوٹو اور ڈگریوں کی فوٹوسٹیٹ نقول کے ساتھ ارسال فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

اَب تا اطلاع ثانی ملاقات نہیں ہوگی

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ سالانہ کی مصروفیات کی وجہ سے اب تا اطلاع ثانی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات نہیں ہو گی۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

پبلشر: مسعود احمد ؛ پرنٹر: سید عبدالحی ؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۸ر فتح ۱۳۵۶ ہش
۸ر دسمبر ۱۹۷۷ء

اللہ تعالیٰ کی باریک در باریک حکمتیں

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس امر کا بار بار ذکر کیا ہے کہ اُس نے لوگوں کی ہدایت و راہنمائی اور اصلاح کے لئے جتنے بھی مامور دُنیا میں بھیجے ابتداء میں چند سعید الفطرت انسانوں کے سوا اکثر نے ان کی شدید مخالفت کی، اُنہیں بُرا بھلا کہا، اُن کے ساتھ استہزاء کا سلوک روا رکھا اور انہیں طرح طرح کی اذیتیں دیں۔ کوئی ایک مامور بھی تو ایسا نہیں آیا جس کے ساتھ لوگوں نے یہی کچھ نہ کیا ہو۔ سب کی ہی مخالفت ہوئی اور بہت شدید مخالفت ہوئی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ بگڑی ہوئی اور نافرمان قوموں کی اس روش کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ (الزخرف آیات ۷،۸)

ترجمہ:۔ اور ہم نے پہلی قوموں میں بہت سے نبی بھیجے ہیں اور ان کے پاس کوئی نبی نہ آتا تھا کہ اس سے انہوں نے ہنسی نہ کی ہو۔

پھر اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بتایا ہے کہ مامورین الٰہی میں سے ہر ایک کے ساتھ استہزاء کا سلوک انجام کار استہزاء کرنے والوں کی ہلاکت کا سبب بنتا رہا۔ اس کے باوجود جب بھی کوئی نیا مامور آتا اس کے ساتھ اس کی قوم استہزاء کا سلوک ضرور کرتی۔ اپنے سے پہلی قوموں کی ہلاکت سے بعد میں آنے والی قوموں نے قطعاً کوئی سبق نہ سیکھا اور جب بھی خدا کا کوئی فرستادہ آیا نافرمان قومیں اپنے اپنے وقت میں اس کا مذاق اُڑاتی اور اُسے اور اُس کے ماننے والوں کو ظلم کا نشانہ بناتی ہی رہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے استہزاء کے انجام کا ذکر کرتے ہوئے اگلی ہی آیت میں بتایا ہے کہ کفارِ مکہ کو بھی ان کے استہزاء کی ضرور سزا ملے گی اور اُن کو بھی اُسی انجام سے دوچار ہونا پڑے گا جس سے ان سے پہلے استہزاء کرنے والوں کو دوچار ہونا پڑا تھا۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

فَاَهْلَكْنَا اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ ۝
(الزخرف آیت ۹)

ترجمہ:۔ اور ہم نے ان سے زیادہ طاقتور لوگوں کو (استہزاء کرنے کے سبب سے) ہلاک کر دیا تھا اور ان لوگوں کے سامنے پہلے لوگوں کے حالات گزر ہی چکے ہیں (پھر ان کو ہلاک کرنے میں کیا دقت ہو سکتی ہے؟ مراد یہ کہ ان کے ساتھ بھی وہی کچھ ہوگا جو پہلوں کے ساتھ ہوا)

چونکہ ہر آنے والی قوم خود اپنے زمانہ کے مامور کے ساتھ استہزاء کا سلوک روا رکھتی چلی گئی اور اپنے سے پہلی قوموں کے حشر سے کوئی سبق حاصل نہ کیا اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان میں سے کسی ایک قوم کے بھی نصیحت نہ پکڑنے پر افسوس کا اظہار کیا۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝ (یٰسٓ آیات ۳۱، ۳۲)

ترجمہ:۔ ہائے افسوس بندوں پر کہ جب بھی ان کے پاس کوئی رسول آتا ہے وہ اس کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنے لگ جاتے ہیں۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ان سے پہلے کتنی ہی بستیوں کو ہم ہلاک کر چکے ہیں (اور یہ کہ جن کو ہلاک کیا گیا تھا) وہ واپس نہیں لوٹتے۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسی نافرمان قوموں کو استہزاء کا کھلا موقع کیوں دیتا ہے اور اُنہیں شروع میں ہی کیوں ہلاک نہیں کر دیتا۔ اُسے ہر قدرت حاصل ہے وہ چاہے تو سب کو ہی یکدم ہدایت کی توفیق دیدے اور چاہے تو ان پر اوّل ہی گرفت کر کے انہیں اتنی مہلت ہی نہ دے کہ وہ لمبے عرصہ تک استہزاء کرتے ہی چلے جائیں۔ امام آخر الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سوال کا یہ جواب دیا ہے کہ مامورین الٰہی کی مخالفت ہونے اور ان کے ساتھ استہزاء کا سلوک ہونے میں اللہ تعالیٰ کی عجیب در عجیب حکمتیں پوشیدہ ہوتی ہیں۔ یہ مخالفت اور یہ استہزاء کا سلوک ہی آگے چل کر اشاعت و غلبۂ حق کا سبب بن جاتا ہے اور اس کی وجہ سے انجام کار حق اس تیزی سے پھیلتا ہے کہ دُنیا ورطۂ حیرت میں پڑے بغیر نہیں رہتی۔ چنانچہ حضور علیہ السلام مخالفت اور استہزاء میں پوشیدہ بعض مصلحتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ کے آگے کسی کو نابود کرنا کچھ مشکل نہیں۔ لیکن جس کی طاقتیں بڑی ہوتی ہیں اُس کا حوصلہ بھی بڑا ہوتا ہے اس لئے ایسے آدمیوں (مخالفوں) کا وجود بھی ضروری ہے۔ اعداء کا وجود انبیاء کے واسطے بہت مفید ہوتا ہے۔ قرآن شریف کے جو تیس سیپارے ہیں، اس کے اکثر حصہ کے نزول کا سبب اعداء ہی ہوئے۔ اگر سب ابوبکرؓ کی طرح آمنّا و صدّقنا کہنے والے ہوتے تو چند آیتوں پر سلسلہ ختم ہو جاتا۔ درخت کے واسطے جیسے صاف پانی کی ضرورت ہے ویسے ہی کچھ کھاد کے لئے گند کی بھی ضرورت ہے۔ بہت سی آسمانی سرگرمی انہی لوگوں کی شرارتوں پر منحصر ہے۔ کوئی بھی نبی نہیں جس کے اعداء نہیں ہوئے۔ نبی کے نفس کے واسطے یہ امر بہتر ہے کیونکہ اس طرح اس کی توجہ بڑھتی ہے اور معجزات تائید و نصرت زیادہ ہوتے ہیں اور جماعت کے واسطے بھی مفید ہے کہ وہ پکے ہو جاتے ہیں۔ خدا کو دیر نہیں لگتی کہ لاکھوں کروڑوں کو ایک آن میں تباہ کر دے لیکن ضرورت کے سبب مخالفین کا وجود قائم رکھا جاتا ہے۔ جس شہر میں خاموشی سی ہو اُس جگہ جماعت ترقی نہیں پکڑتی۔ خدا کی حکمتوں کو ہر ایک شخص نہیں پہچان سکتا۔"

(بدر ۲۵ر مئی ۱۹۰۵ء بحوالہ ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۳۶۸، ۳۶۹)

تفسیرِ صغیر

(حال ہی میں شائع ہونے والے نئے خوبصورت ایڈیشن کی طباعت کے پیشِ نظر)

پڑھ ضرور اے عاشقِ قرآں تفسیرِ صغیر — ہے علومِ دین کی اک کان تفسیرِ صغیر
مصلحِ موعودؓ کو حق سے ملا قرآں کا علم — اِس حقیقت کی ہے اِک بُرہان تفسیرِ صغیر
عصرِ حاضر کے نئے حالات کے پیشِ نظر — لاجرم ہے نعمتِ رحمان تفسیرِ صغیر
چاہتا ہے گر سمجھنا تُو کلام اللہ کو — بھُول مت اے صاحبِ ایمان تفسیرِ صغیر
سلیس اُردو میں اچھے ترجمہ کی گر تلاش ہے — کر طلب اور پاس رکھ ہر آن تفسیرِ صغیر
مُردہ رُوحوں کے لئے لاریب ہے آبِ حیات — بہرِ درویشانِ حق ہے نان تفسیرِ صغیر
ترجمہ کرنے میں جب کوئی تجھے مشکل پڑے — دیکھ فوراً لاکے اے انسان تفسیرِ صغیر
خدمتِ قرآں کی خاطر وقف ہے جن کی حیات — اُن کی ہے محبوب و حرزِ جان تفسیرِ صغیر
ہے اگر دیدِ جمال و حُسنِ قرآں کی تڑپ — غور سے پڑھ بندۂ رحمان تفسیرِ صغیر
مژدہ اے عُشّاقِ شرعِ سرورِ ہر دوسرا — درد کا ہے آپ کے درمان تفسیرِ صغیر
جو تلاشِ حق میں سرگرداں اور حیران ہیں — اُن کی ہے تسکین کا سامان تفسیرِ صغیر
الحذر! اے دشمنِ قرآں کہ تیرے سر پہ ہے — تیغِ ابنِ مہدیٔ دوران تفسیرِ صغیر

"اے خدا بر تربتِ او بارشِ رحمت ببار"
لکھ گئے جو اس قدر ذی شان تفسیرِ صغیر

محمد صدیق امرتسری
سابق مبلغ مغربی افریقہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری تبلیغی زندگی کے بعض دلچسپ واقعات

محترم میجر عبد الحمید صاحب (ریٹائرڈ) سابق مبلغ انگلینڈ، امریکہ وجاپان

(۲)

ناکس کالج: (KNOX COLLEGE)

ایک دفعہ کینیڈا میں ناکس کالج (Knox College) میں جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں عیسائیوں کو دینیات میں Ph.D. کی ڈگری عطا کی جاتی ہے۔ وہاں ایک پروفیسر صاحب جن کا اسم گرامی ڈاکٹر Hay تھا۔ سے ملاقات ہوئی انہوں نے اس ادارے کے مختلف شعبے دکھلائے۔ پھر ہم ڈاکٹر صاحب موصوف کے کمرہ میں بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر گفتگو کے بعد میں نے پوچھا "ڈاکٹر صاحب آپ یہاں کیا کرتے ہیں؟"

انہوں نے جواب دیا کہ "میں طالبعلموں کو بائیبل کی تفسیر سکھلاتا ہوں"

میں نے نہایت سادگی سے پوچھا "ڈاکٹر صاحب کیا آپ واقعی بائیبل کی تفسیر کر سکتے ہیں؟"

انہوں نے جواب دیا کہ "میں بغیر کسی شک و شبہ کے بائیبل کی تفسیر کر سکتا ہوں۔"

میں نے عرض کی کہ "اگر آپ بُرا نہ منائیں تو بائیبل کی ایک دو آیات زبانی پڑھوں گا۔ آپ براہ مہربانی ان کی تفسیر فرمائیں۔!"

ان کی اجازت سے میں نے مندرجہ ذیل دو آیات پڑھ کر سنا دیں:۔

"An evil and adulterous generation seeketh after a sign and there shall no sign be given to it, but the sign of the prophet Jonas; For as Jonas was three days and three nights in the whale's belly so shall the son of man be three days and three nights in the heart of the earth."
(Matthew 12: 39,40)

ترجمہ: "اس زمانہ کے بدکار اور حرام کار مجھ سے نشان طلب کرتے ہیں۔ انہیں یونس نبی کے نشان کے سوا کوئی نشان نہیں دکھلایا جائے گا۔ جس طرح وہ تین دن اور تین رات مچھلی کے پیٹ میں رہا اسی طرح ابن آدم بھی زمین کے پیٹ میں تین دن اور تین رات رہے گا۔"

ڈاکٹر صاحب موصوف میرے پوائنٹ کو فوراً بھانپ گئے۔ جواباً فرمانے لگے کہ یہ ایک تمثیل ہے تمثیل کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ اس کا ہر پہلو ایک دوسرے کے عین مطابق ہو۔ میں نے عرض کیا۔ بہت اچھا میں آپ کی تشریح کی روشنی میں یہ آیات دوبارہ پڑھتا ہوں:۔

"اس زمانہ کے بدکار اور حرام کار لوگ مجھ سے نشان طلب کرتے ہیں۔ انہیں یونس نبی کے نشان کے سوا کوئی نشان نہیں دکھلایا جائے گا۔ جس طرح وہ تین دن اور تین رات مچھلی کے پیٹ میں (زندہ) رہا اسی طرح ابن آدم بھی زمین کے پیٹ میں تین دن اور تین رات (مردہ) رہے گا۔"

میں نے ڈاکٹر صاحب سے پوچھا۔ "کیا آپ کا یہی مطلب ہے؟" تو کچھ شرمندہ سے ہو گئے اور فرمانے لگے کہ اگر بائیبل کی ایک دو آیتوں کی تفسیر مجھ سے نہ ہو سکے تو کیا ہوا؟ اس پر میں نے عرض کی کہ میں تو ایک visitor کی حیثیت سے یہاں آیا ہوں۔ میرا مقصد آپ سے اختلافی مسائل پر بحث کرنا ہرگز نہیں لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر ہم دونوں ایک جگہ بیٹھ جائیں اور آپ بائیبل کی تفسیر کرنا چاہیں تو میری موجودگی میں ایک آیت کی بھی تفسیر نہیں کر سکیں گے

ڈاکٹر صاحب ورطہ حیرت میں پڑ گئے۔ نوٹ بک نکالی اور میرا نام اور پتہ پوچھا۔ پھر ہماری جماعت کے مرکز کا ایڈریس دریافت کیا۔ جو لکھ دیا گیا۔ آپ فرمانے لگے۔ مجھے پہلے اس بات کا علم نہیں تھا کہ اسلام میں بھی مبلغین ہوتے ہیں۔ نہ ہی مجھے اسلام کے مذہب سے کچھ واقفیت ہے۔ ہم آپ کے مذہب کا لٹریچر منگوائیں گے اور اس کا مطالعہ کریں گے۔

ایک اور عیسائی عالم سے گفتگو:

یونس نبی کے نشان والی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی متذکرہ بالا پیشگوئی والی آیات کے بارے میں ایک بار ڈیٹن میں ایک عیسائی عالم سے ٹیلیفون پر بات ہوئی۔ یہ صاحب رومن کیتھولک سے تعلق رکھتے تھے۔ انہوں نے کوئی تشریح کی تو میں نے عرض کی کہ فلاں وجہ سے آپ کی یہ تشریح غلط ہے۔ غصہ سے بولے "میں بائیبل پر authority ہوں۔ آپ کون ہیں جو میری اتھارٹی کو چیلنج کرنے کی جرات کرتے ہیں؟"

میں نے عرض کی کہ میں عیسائی نہیں ہوں بلکہ ایک مسلمان مشنری ہوں تو فرمانے لگے میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں کیا میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو سکتا ہوں؟ میں نے جواب دیا بڑے شوق سے تشریف لے آئیں۔ آپ اپنی کار میں فوراً ہی تشریف لے آئے۔

میں نے جماعت کے ممبروں سے کہا کہ وہ چائے وغیرہ کا انتظام کریں۔ آپ نے یونس نبی کے نشان کے حوالہ والی پیشگوئی کا ذکر کیا اور کہا یہ تو ایک myth (افسانہ) ہے۔ فی الحقیقت حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں تین دن اور تین رات نہیں رہے۔

میں نے عرض کی بہت اچھا۔ افسانہ ہے تو افسانہ ہی سہی۔ مگر اس افسانہ کا حوالہ دیتے ہوئے جس سے ہر خاص و عام متعارف تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں اسی قسم کا نشان دکھلاؤں گا۔ تو کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نشان دکھلانا بھی ایک افسانہ تھا۔

فرمانے لگے۔ نہیں یہ تو ایک حقیقت تھا۔ میں نے عرض کی بس یہی ہمارا مقصد تھا جسے آپ نے تسلیم کر لیا۔

اس طرح سے ان کا منہ بند ہو گیا۔ پھر میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر بائیبل سے تفصیل کے ساتھ دلائل دیئے۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے متعلق بائیبل کی پیشگوئیوں پر روشنی ڈالی۔ آپ دیر تک گفتگو سنتے رہے اور دل ہی دل میں محظوظ ہوتے رہے۔ آپ نے بعض سوالات بھی کئے جن کے خاطر خواہ جوابات دیئے گئے

بعد میں سفید فام لڑکے اور لڑکیاں انفرادی طور پر بھی اور دو دو تین تین کے گروپ میں بھی مجھے ملنے کے لئے ہماری مسجد میں آتے اور اسلام کے بارے میں سوالات کرتے اور کہتے کہ ہمیں ان پادری صاحب نے بھیجا ہے (جن کا ابھی ذکر کیا گیا ہے) نیز انہیں بتلایا گیا کہ احمدی مذہب پر اتھارٹی ہے۔ آئندہ اگر کوئی شخص مذہب کے بارے میں استفسار کرنا چاہے تو اس کے پاس جائے

پلے کارڈز (PLACARDS.)

شروع شروع میں جب میں ڈیٹن گیا تو نو مسلم برادر محمد قاسم صاحب نے جو ڈیٹن کی جماعت کے پریذیڈنٹ تھے مجھے تحریک کی کہ میں ڈیٹن ڈیلی نیوز کے دفتر میں جاؤں۔ وہاں اخبار والے میرا انٹرویو لیں گے۔ میں نے کہا میں ان کے دفتر میں انٹرویو کے لئے کیوں جاؤں؟ وہ کیوں نہ خود میرا انٹرویو لیں میں نے ایک سکیم بنائی کچھ گتے کے پلے کارڈز (Placards) تیار کروائے جن پر لکھا ہوا تھا:۔

(1) The Massiah has come.
(2) Ahmad of India. Fulfills Bible Prophecies
(3) Islam means Peace.
(4) God is one.
(5) Muhammad is the prophet of God.

وغیرہ وغیرہ۔

یہ کل ۱۳ پلے کارڈ تھے۔ ہر ایک احمدی ممبر نے ایک پلے کارڈ اٹھایا ہوا تھا۔ انہیں لے کر میں شہر چلا گیا۔ وہاں ہم سب کے فوٹو لئے گئے اور ڈیٹن ڈیلی نیوز کے ایک رپورٹر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے میرا انٹرویو لیا۔

اس اخبار کے پہلے صفحہ پر یہ انٹرویو چھپا اور ساتھ ہی ایک پلے کارڈ جس پہ لکھا ہوا تھا۔ "The Massiah has come" اور جسے برادر محمد قاسم صاحب نو مسلم نے اٹھایا ہوا تھا اس کا فوٹو بھی نمایاں طور پر چھپا۔

مجلس مباحثہ: (DISCUSSION MEETING.)

مسجد فضل عمر کے تہ خانے میں ہفتہ وار اجلاس بالغ جماعتوں کے الحاق کے لئے بہت اچھی جگہ بنی ہوئی ہے۔ میرے زمانے میں ہفتہ وار اجلاس کے علاوہ Discussion meetings کا بھی اہتمام ہوا کرتا تھا۔ جس میں غیر مسلم احباب کو خاص طور پر مدعو کیا جاتا ہے۔ ایک اتوار کی شام کو اسی طرح کا جلسہ منعقد کیا گیا۔ غیر مسلم بھی کافی تعداد میں شامل ہوئے۔ جلسہ کئی گھنٹے تک جاری رہا۔ اسلام اور عیسائیت کے بارے میں مختلف پہلوؤں پر گفتگو ہوئی۔ سوالات جوابات ہوئے جب جلسہ ختم ہوا تو غیر مسلم مہمانوں نے ایک ایک کر کے کھڑے ہو کر شکریہ کے خیالات کا اظہار کیا۔ سب نے وعدہ کیا کہ وہ آئندہ بھی آیا کریں گے اور ہمارے مذہب کے بارے میں مزید تحقیقات کریں گے۔ ایک عیسائی خاتون نے جس کا نام Mrs Bell تھا۔ کھڑے ہو کر بتلایا کہ اس نے اسلام اور احمدیت کے بارے میں بعض خوابیں دیکھی ہیں۔ ایک خواب اس نے یوں بیان کیا۔ کہ کیا دیکھتی ہوں میں نے ایک ہائی سکول کے پرنسپل کو احمدیت یا حقیقی اسلام کی کتاب دی اور ساتھ ہی خاکسار کا تعارف بھی کرایا۔ ایک اور خواب میں اس نے دیکھا کہ ایک بہت بڑا اجتماع ہے جہاں دو تین ہزار افراد جمع ہیں وہ سب گانا گا رہے ہیں اور ناچ رہے ہیں۔ نیز اس نے خواب میں اس اجتماع میں کھڑے ہو کر خاکسار کا تعارف کرایا۔ ازاں بعد میں نے اسلام پر تقریر کی جس کے نتیجہ میں سب حاضرین نے شراب پینا، ناچنا اور گانا چھوڑ دیا اور میری تقریر کو بڑے غور سے سننے لگے۔ یہ خاتون اور اس کے خاوند نے ہمارے محلہ میں ایک گروسری سٹور کھولا ہوا ہے۔ جہاں فارغ وقت میں وہ قرآن شریف یا اور سلسلہ کی کتب کا مطالعہ کرتی رہتی ہے اور جو گاہک آپ کے پاس آتے ہیں انہیں ہمارا حوالہ دے کر تحریک کرتی کہ وہ ہمارے مذہب کے بارے میں معلومات حاصل کیا کریں اور ہمارا لٹریچر پڑھا کریں۔

ایک چرچ میں لیکچر:

ایک دفعہ سینٹ مارگریٹ چرچ کی طرف سے دعوت موصول ہونے پر میں نے چرچ میں لیکچر دیا۔ وہاں بہ طالب علم میرا لیکچر سننے کے لئے جمع ہوئے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیبل میں پیشگوئیوں کے متعلق تفصیل کے ساتھ بحث ہوئی۔ طلباء نے کافی دلچسپی لی۔ اسلام اور احمدیت کے متعلق کافی لٹریچر دیا گیا تھا۔ وہ سب تقسیم کیا۔ یہ لیکچر بھی Mrs Bell کی تحریک پر ہوا تھا۔

ایک سیمنری میں لیکچر:

ڈیٹن سے کوئی ۱۱ میل دور ایک سیمنری تھی۔ جہاں سوائے دو پروفیسروں کے جو سفید فام تھے باقی سب سیاہ فام تھے۔ ان میں سے ایک سیاہ فام پادری کو Mrs Bell نے تحریک کی اور وہاں میرے لیکچر کا انتظام کروا دیا۔ چنانچہ مجھے دعوت موصول ہوئی۔ جس پادری کا پہلے ذکر ہو چکا ہے مجھے اپنی کار پر لے گیا۔ وہاں تمام پادریوں سے میرا تعارف کرایا گیا۔ مجھے ایک سنٹرل جگہ پر بٹھایا گیا۔ اور میرے سامنے باقی تمام پادری کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ میری کرسی کے سامنے ایک میز بھی تھی۔ میں نے انتظامیہ سے بائیبل طلب کی۔ کتاب مقدس کی کتاب استثناء باب ۱۸ آیات ۱۷ تا ۲۲ میں نے شروع سے لے کر آخر تک پڑھیں۔ ان آیات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے متعلق پیشگوئی ہے پیشگوئی کے الفاظ حسب ذیل ہیں۔

17, "And the Lord said unto me, they have well spoken, that which they have spoken."

18, "I will raise them up a prophet from among their brethren like unto thee, and will put my words in his mouth, and he shall speak unto them all that I shall command him."

....

ترجمہ: (۱۷) خدا نے مجھے (حضرت موسیٰ علیہ السلام کو) کہا۔ انہوں نے جو کچھ کہا درست کہا۔

(۱۸) میں ان کے لئے ان کے بھائیوں میں سے ایک تیرے جیسا نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور وہ ان سے وہی کہے گا جس کا میں اسے حکم دوں گا ...... الخ

میں نے ان آیات کی تشریح کرتے ہوئے بیان کیا کہ یوں تو ہزارہا نبی یہودیوں میں رونما ہوئے تھے مگر جس موعود نبی کی ان آیات میں پیشگوئی کی گئی ہے وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسا ہوگا یعنی جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام صاحب شریعت نبی تھے ایسا ہی موعود نبی صاحب شریعت ہوگا اور وہ نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے جو حسب پیشگوئی آئے۔ اور انہوں نے اسلام کو رائج کیا۔

اس پر ایک سفید فام پادری صاحب جن کا نام Doctor King تھا۔ بولے موعود نبی سے یہاں مراد عزرا علیہ السلام ہیں۔ میں نے عرض کی آپ حضرت عزرا علیہ السلام کی کتاب پڑھ کر دیکھ لیں۔ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے پابند نظر آتے ہیں اور کوئی نئی شریعت نہیں لائے۔ اس پر وہ صاحب بولے کہ موعود نبی حضرت یسعیاہ علیہ السلام ہیں۔ میں نے کہا حضرت یسعیاہ علیہ السلام کی کتاب پڑھ کر دیکھیں وہ بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کی پابندی کرتا سکھاتے ہیں۔ انہوں نے بھی کوئی نئی شریعت لانے کا دعویٰ نہیں کیا۔

میرا یہ جواب سن کر آپ پھر بولے اور کہنے لگے، موعود نبی سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ اس پر میں نے عرض کی کہ آپ ایک فیصلہ کیوں نہیں کر لیتے کبھی تو فرماتے ہیں موعود نبی حضرت عزرا علیہ السلام ہیں۔ کبھی کہتے ہیں کہ موعود نبی حضرت یسعیاہ علیہ السلام ہیں اور اب آپ فرما رہے ہیں کہ موعود نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ میں نے عرض کی۔ آؤ میں آپ کو بتلاؤں کہ نئے عہدنامہ کی رو سے موعود نبی نہ تو حضرت عزرا علیہ السلام ہیں اور نہ حضرت یسعیاہ علیہ السلام ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت اولیٰ کے بعد اور ان کی بعثت ثانیہ سے پہلے ان کا ظہور مقدر تھا۔ سو وہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے جو بعینہٖ اسی طرح ظہور فرما ہوئے۔ میں نے ڈاکٹر کنگ صاحب کی توجہ اعمال باب ۳ آیات ۲۰ تا ۲۲ کی طرف مبذول کرائی ان آیات میں مذکور ہے۔

20, "And he shall send Jesus christ, which before was preached unto you."

21, "Whom the heavens must receive until the times of restitution of all things which God hath spoken by the mouth of all his holy Prophet since in world began."

22, "For Moses truly said unto the fathers, A prophet shall the Lord your God raise up unto you of your brethren, like unto me, him shall ye hear in all things what so ever he shall say unto you.

.........................."

24, "Yea, and all the prophets from Samuel and those that follow after as many as have spoken, have like wise foretold of these days."

ترجمہ: اور وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھیجے گا جس کے متعلق تمہیں پہلے تبلیغ کی جاتی تھی۔ مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت تک آسمانوں پر رہیں گے جب تک تمام وہ باتیں پوری نہ ہو جائیں جو خدا نے تمام پاک نبیوں کی زبانی بیان کیں جب سے کہ یہ دنیا بنی۔ کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اکابر کو سچ کہا تھا کہ تمہارا رب جو تمہارا خدا ہے تمہاری طرف تمہارے بھائیوں میں سے ایک نبی میرے جیسا برپا کرے گا۔ وہ جو کچھ کہے گا تم انہیں کان دھر کر سننا

....

ہاں اور سموئیل سے لے کر تمام نبی اور جو بعد میں آئے (باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۳۵۹

مَیں صدیقہ بیگم زوجہ معراجدین صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۳ سال پیدائشی احمدی ساکن چنیوٹ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۹/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) حق مہر -/۳۰۰ روپے بذمہ خاوند
(۲) سلائی مشین مالیتی -/۱۵۰ روپے
(۳) زیور طلائی ۲ تولہ مالیتی -/۱۲۰۰ روپے
(۴) -/۵۵۰۰ روپے نقد (والدہ صاحبہ کے مکان سے جو ملا ہے)

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ مَیں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ صدیقہ بیگم ع/ک معراجدین ٹرنک ساز شاہی منڈی چنیوٹ۔

گواہ شد۔ معراجدین (خاوند موصیہ)
گواہ شد۔ حافظ مبارک علی ولد چوہدری احمد علی صاحب مکان نمبر ۵۹ محلہ گڑھا چنیوٹ۔

مسل نمبر ۲۳۳۶۰

مَیں قدسیہ فردوس زوجہ عطاء اللہ مہر صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۸/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) حق مہر مبلغ چار ہزار روپے بذمہ خاوند۔
(۲) زیور طلائی دس تولے مالیتی -/۵۰۰۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ قدسیہ فردوس زوجہ عطاء اللہ مہر صاحب فزیو تھراپسٹ نشتر ہسپتال ملتان۔

گواہ شد۔ اللہ بخش موصی نمبر ۵۰۵۸
گواہ شد۔ عطاء اللہ مہر (خاوند موصیہ)
وصیت نمبر ۲۰۶۲۴۔

دلچسپ تبلیغی واقعات۔ (بقیہ صفحہ ۴)

سب نے ان دنوں کے متعلق اسی طرح پیشگوئیاں کیں۔

جب مَیں نے مندرجہ بالا انجیل کی آیتیں انگریزی میں پڑھیں تو ڈاکٹر کنگ نے بڑے زور سے کہا کہ دیکھا اس سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی ہیں۔ مَیں نے انہیں کہا کیا مَیں آپ کو انگریزی پڑھانے آیا ہوں؟ انگریزی تو آپ کی مادری زبان ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام موعود نبی کیونکر ہوسکتے ہیں جبکہ یہاں بڑی وضاحت سے یہ بات لکھی ہوئی موجود ہے کہ وہ نبی جس کے متعلق موسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا کہ وہ میری طرح ہوگا اور جس کے متعلق تمام سابقہ نبیوں نے پیشگوئی کی تھی جب تک اس کا ظہور نہیں ہوگا حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ تشریف نہیں لائیں گے۔ میری اس تشریح کو سُن کر وہ سخت شرمندہ ہوئے۔ اس کے بعد مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کچھ اور بائیبل کی پیشگوئیاں پڑھ کر سُنائیں اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے بڑی کامیابی عطا فرمائی۔ فالحمد للہ ربّ العٰلمین۔ سامعین اس گفتگو سے بے حد محظوظ ہوئے۔

(باقی)

ٹینڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے محکمہ ہائی وے کے منظور شدہ ٹھیکیداروں سے جنہوں نے سالِ رواں کی فیس جمع کرادی ہو مہر بمہر ٹینڈرز مطلوب ہیں۔ ٹینڈرز مورخہ ۲۷ر دسمبر ۱۹۷۷ء کو دن کے گیارہ بجے وقت مقررہ پر ٹھیکیداروں یا ان کے نامزد نمائندوں کی موجودگی میں جو اُس وقت حاضر ہوں گے کھولے جاویں گے۔

شرائط

۱- زرِ ضمانت چالان خزانہ یا کسی منظور شدہ بنک کی ڈیپازٹ۔ ایٹ۔ کال۔ (Deposit-at-Call) کی صورت میں ہی قابلِ قبول ہوں گے۔ زرِ ضمانت کی عدم موجودگی میں ٹینڈر نہ تو جاری کئے جاویں گے اور نہ ہی ان پر کوئی غور ہوگا۔
۲- کام کی تفصیلات۔ مثلاً شرائط۔ نقشہ جات وغیرہ زیر دستخطی کے دفتر میں کسی بھی دن اوقاتِ کار کے دوران دیکھے جاسکتے ہیں۔
۳- مشروط ٹینڈرز کسی صورت میں بھی قابلِ قبول نہ ہوں گے۔
۴- ٹینڈرز کے کاغذات فیس ادا کرنے کے بعد (جو ناقابلِ واپسی ہوگی) وصولی کی تاریخ سے قبل کسی روز بھی زیر دستخطی کے دفتر سے اوقاتِ کار کے دوران حاصل کئے جاسکتے ہیں۔
۵- بصورت فرم یا کمپنی۔ ایجنٹ حضرات مختار نامہ (POWER OF ATTORNEY) ٹینڈر کے ساتھ منسلک کریں۔

نمبر شمار	کام کی تفصیلات	تخمینہ لاگت	زرِ ضمانت	میعاد کام
۱	کشادگی و مضبوطی سڑک لاہور سرگودھا میانوالی (آر ٹیبل نمبر ۲) میل نمبر ۱۲۸ تا ۱۵۴۔ (شاہ پور بائی پاس سڑک سے ریلوے لیول کراسنگ تک اپروچز کی تعمیر)	روپے =/۲۵۰،۰۰۰	روپے -/۵۰۰۰	۳ ماہ

IPL 5180

دستخط
مہتمم ہائی وے ڈویژن
سرگودھا

پی اے ایف کی جی ڈی پائلٹ برانچ میں کمیشن

(بحوالہ نوائے وقت ۳/۱۲/۷۷)

اگر ۲۰/۱/۷۸ کو آپ کی عمر ۱۶½ تا ۲۲ سال ہے اور اگر آپ انٹرمیڈیٹ (میٹرک سائنس) کم از کم سیکنڈ ڈویژن ہیں تو نزدیک ترین انفارمیشن اور سلیکشن سنٹر P.A.F سے رجوع کریں۔

انٹرویو کی آخری تاریخ ۱۵/۱/۷۸ ہے۔

(ناظر تعلیم)

آپ کو معلوم ہی ہے؟
کہ
حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے مشہور شاگرد
حکیم نظام جان صاحب (مرحوم)
کے چشمۂ فیض کا نام اب
مشہور دواخانہ
رکھ لیا گیا ہے اور اب خط و کتابت میں اتنا پتہ لکھنا ہی کافی ہوتا ہے:-
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ۱۹۰
فون نمبر ۳۳۴۴
حکیم عبد الحمید

FOR SALE AND EXPORT OF
QUALITY CARPETS
CONTRACT
HAMID & CO.
26, NICHOLSON ROAD,
LAHORE.
PHONE 311429

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احبابِ جماعت اپنے آپ کو جلسہ سالانہ کی ڈیوٹی کیلئے پیش کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ جلسہ سالانہ سے قبل فرمایا تھا کہ:۔

"اللہ تعالیٰ کے فضل سے آنے والے مہمانوں کی تعداد سال بہ سال بڑھ رہی ہے لیکن کام کرنے والے رضاکاروں کی تعداد اس نسبت سے نہیں بڑھ رہی۔ افسر صاحب جلسہ سالانہ نے مجھ سے کہا ہے کہ مہمانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیشِ نظر اکیلے ربوہ کے رضاکار جلسہ کے انتظام کو نہیں سنبھال سکتے اسلئے ضروری ہے کہ وہ احمدی جو باہر سے جلسہ پر آتے ہیں وہ اپنے آپ کو رضاکارانہ طور پر خدمت کے لئے پیش کر دیں اور پھر ہر مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ اُن کی فہرستیں مرکز کو ارسال کر دیں"۔

(خطبہ فرمودہ ۵ر نومبر ۱۹۷۶ء)

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس ارشاد کی تعمیل میں صدرانِ جماعت اور امراء کے توسط سے اپنے آپ کو جلسہ سالانہ کی ڈیوٹی کے لئے پیش فرمائیں۔

(افسر جلسہ سالانہ)

قائدینِ مجالس و صدرانِ لجنہ متوجہ ہوں

ہر سال اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے تحت اطفال و ناصرات کا ایک مقابلہ مضمون نویسی کا ہوتا ہے۔ سال ۷۸-۱۹۷۷ء کے لئے عنوان ہے "مسلم بچوں کے سنہری کارنامے"۔ یہ مضمون کم از کم پانچ اور زیادہ سے زیادہ سات فل سکیپ صفحات پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ حوالے مکمل دیئے جائیں اور ۳۱ر جولائی ۱۹۷۸ء تک مضمون مرکز میں پہنچا دیا جائے۔ قائدین مجالس و صدرات لجنہ زیادہ سے زیادہ مضامین لکھوا کر ارسال کریں۔ اس سلسلہ میں "مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے" از شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر اور دیگر اسلامی تاریخی کتب (مثلاً اسلامی جنگیں از شفیق عبدی پوری، سیرۃ النبیؐ از علامہ شبلی نعمانی و سیرۃ خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ) سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ پتہ صاف لکھا جائے۔

(سیکرٹری اشاعت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

تقریب شادی

۱۔ ۲ر دسمبر ۱۹۷۷ء کو مکرم سید مسعود مبارک شاہ صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی ربوہ کے صاحبزادہ عزیز سید مقصود احمد صاحب کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ برات ربوہ سے لاہور گئی جہاں تقریب رخصتانہ ہوئی۔ اس موقع پر محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد، تعلیم القرآن نے دعا کرائی۔ ۴ر دسمبر کو مکرم سید مسعود مبارک شاہ صاحب نے اپنے مکان پر دعوتِ ولیمہ دی جس میں دیگر احبابِ جماعت و بزرگانِ سلسلہ کے علاوہ متعدد افرادِ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی شامل ہوئے۔ اس موقع پر محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔

سید مقصود احمد شاہ صاحب کا نکاح گزشتہ سال ۲۵ ہزار روپے حق مہر پر محترمہ روبینہ متین صاحبہ بنت مکرم ملک عبدالرحیم صاحب قصوری سمن آباد لاہور سے طے پایا تھا۔

۲۔ ۴ر دسمبر کو ڈیڑھ بجے بعد دوپہر عزیزہ سیدہ عتیقہ بیگم صاحبہ بنت مکرم سید مسعود مبارک شاہ صاحب کی تقریب رخصتانہ کی دعا ہوئی جو کہ محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے کرائی۔ ان کا نکاح مکرم فرید احمد صاحب ابن مکرم شفیق احمد صاحب کھوکھر مرحوم کے ساتھ دو سال قبل ۱۱ صد پاؤنڈ مہر پر ہوا تھا۔ عتیقہ بیگم صاحبہ ۱۸ر دسمبر کو لندن روانہ ہو رہی ہیں۔ ان دونوں تقاریب میں چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ ناسازیٔ طبع کی وجہ سے [illegible] شامل نہ ہو سکے اس لئے حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا (حرم حضور ایدہ اللہ) نے حضور کی نیابت میں شرکت فرمائی۔ سید مقصود احمد صاحب اور سیدہ عتیقہ بیگم صاحبہ حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحبؓ کے پوتے پوتی اور محترم سید عبدالرزاق شاہ صاحب کے نواسے اور نواسی ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتے مبارک کرے

مسیح دجال اور یاجوج و ماجوج کا ظہور
(انعام یافتہ)
از محمد اسد اللہ قریشی (مربی سلسلہ) قیمت ۱۲ روپے
تاریخ احمدیت کشمیر۔ قیمت ۱۰ روپے
الشرکۃ الاسلامیہ گولبازار ربوہ وغیرہ
کتب فروشوں سے طلب فرمائیں!

جنتری ۱۹۷۸ء
مفید طبی معلومات کے ساتھ جلسہ سالانہ پر مُفت حاصل کریں۔
ناصر دواخانہ
گولبازار۔ ربوہ

کریم کالونی نزد فیکٹری ایریا۔ ربوہ
دس مرلہ اور پانچ مرلہ کے رہائشی پلاٹس۔ فیکٹری ایریا سے بفاصلہ قریباً تین فرلانگ۔ نہایت موزوں جگہ۔ سیلاب سے محفوظ۔ پانی میٹھا۔ کشادہ سڑکیں ۲۰ فٹ۔ مناسب قیمت پر قابلِ فروخت ہیں۔ رجوع فرمائیں۔
بلال اسٹیٹس رجسٹرڈ پراپرٹی ڈیلرز۔ ۱۵-۱ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ
فون دفتر ۵۰۸ — فون رہائش ۴۰۵

تازہ بتازہ نو بنو
خالص شہد
براہِ راست شہد کے چھتوں سے حاصل کردہ
عمدہ، لذیذ اور خوش ذائقہ شہد
ملنے کا پتہ:۔ عبدالمجید (کارکن ضیاء الاسلام پریس)
محلہ دارالیمن ربوہ

حضرت حکیم نورالدین خلیفہ اولؓ کا مجرب نسخہ
FOR ALL KINDS OF SEXUAL AND MUSCULAR WEAKNESS.
اعصاب اور پٹھوں کی طاقت کے لئے
فارانی کیپسولز -/۱۰
فاران دواخانہ
ربوہ۔ نلکہ اڈا

دماغی اور جلدی امراض
کے علاج اور مشورہ کے بارہ میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اقصیٰ روڈ ربوہ پر ملیں۔
قاضی دواخانہ بیک چیمبر رجسٹرڈ حافظ آباد گوجرانوالہ

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

خدا کے فضل و رحم کے ساتھ
ہمارا نصب العین
خدمت — دیانت — امانت
پاکیزہ فضا، پُر وقار ماحول میں سکونت اختیار کیجئے۔ مرکزِ احمدیت ربوہ میں رہائشی پلاٹ حاصل کرنے کا
نادر موقع
تفصیلات کے لئے رجوع کیجئے
ندیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز
ریلوے روڈ بالمقابل ریلوے اسٹیشن
(رحمت بازار) ربوہ

تصحیح

الفضل ۵ر دسمبر ۱۹۷۷ء کے صفحہ ۶ پر کتاب ایازِ محمود (سوانح حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحبؓ) پر تبصرہ شائع ہوا ہے اس میں سہواً اس کی قیمت چھ روپے لکھی گئی ہے جو صحیح نہیں ہے اس کی قیمت ۱۰ روپے فی جلد ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

درخواستِ دعا

میری والدہ محترمہ آجکل مختلف امراض کی وجہ سے بیمار ہیں اور سرگودھا میں زیرِ علاج ہیں۔ تمام بہن بھائیوں اور بزرگانِ سلسلہ سے ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(طلبہ طاہرہ بنت میاں عبدالسلام صاحب عطار ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴